

رمضان کے روزوں کے احکامات

روزے کے آداب و مستحبات

❖ نیت کی درستگی: روزہ خالص آخرت کے اجر کے لئے رکھیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس نے دکھاوے کا روزہ رکھا اس نے شرک کیا۔ (احمد)

❖ سحری کی فہمیت: اس پر اجماع ہے کہ سحری کا کھانا مستحب ہے، اگرچہ ضروری نہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، سحری کھانا (باعث) برکت ہے اس لیے تم اسے ترک نہ کرو، خواہ تم میں سے کوئی شخص پانی کا ایک گھونٹ ہی کیوں نہ پی لے، اس لیے کہ اللہ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر سلامتی بھیجتے ہیں۔ (مسند احمد)

❖ سحری کا وقت: مہمور صحابہ اور ائمہ کے نزدیک سحری کا آخری وقت طلوع فجر (صبح صادق) تک ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تو تم کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ تمہارے لیے رات کے سیاہ دھاگے سے صبح کا سپید دھاگا نمایاں ہو جائے۔ (البقرہ ۱۸۷)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میری امت اس وقت تک خیر پر رہے گی جب تک افطار میں عجلت اور سحری میں تاخیر کرتی رہے گی۔ (احمد)

❖ افطار کا وقت: اس پر اجماع ہے کہ روزے کا وقت غروب آفتاب کے ساتھ ختم ہوتا ہے، جو نہی آفتاب کے غروب ہونے کا یقین ہو، روزہ افطار کر لینا چاہیے۔ اس پر بھی اجماع ہے کہ روزے کے افطار کرنے میں جلدی کرنا (یعنی آفتاب کے غروب ہوتے ہی افطار کر لینا) مستحب ہے۔ (الفتح الربانی) مہمور فقہاء کے نزدیک روزہ افطار کرنے میں بلاوجہ دیر کرنا مکروہ ہے۔

❖ افطار کرنے کی چیزیں: نبی ﷺ نماز پڑھنے سے پہلے چند تازہ کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے تھے، اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں، تو چھوہاروں سے افطار فرماتے اور اگر وہ بھی نہ ہوتے، تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے۔ (ابو داؤد، حاکم، ترمذی)

❖ افطار کے وقت کی دعا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، روزے دار کے لیے افطار کے وقت کی دعا ہے جو کبھی رد نہیں کی جاتی۔ (ابن ماجہ)

اس لیے کوشش کر کے افطار کے وقت سے دس پندرہ منٹ پہلے فارغ ہو کر اس قیمتی وقت سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے خصوصی دعا کرنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

❖ فہمور اور (یعنی باتوں سے پرہیز): رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس شخص نے (روزہ رکھ کر بھی) جھوٹ بولنے اور اس پر عمل کرنے کو ترک نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی حاجت نہیں ہے کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑے۔ (بخاری، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

روزے کے مباحات

روزہ کے دوران مندرجہ ذیل امور جائز ہیں۔

❖ مسواک: مہمور کے نزدیک روزے دار کے لیے مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ یہ اسی طرح مسنون و مستحب ہے جس طرح روزہ نہ ہونے کی صورت میں، خواہ دن کے شروع کے حصے میں کیا جائے یا آخری حصہ میں اور خواہ وہ تر ہو یا خشک۔ البتہ اس کا اطلاق ٹوتھ پیسٹ پر نہیں ہوتا کیونکہ اس سے روزہ فاسد ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

❖ نہانا اور سر پر پانی ڈالنا: روزے کی حالت میں نہانا اور گرمی یا پیاس کی وجہ سے سر وغیرہ پر پانی ڈالنا جائز ہے۔ (الفتح الربانی)

❁ **کلی کرنا اور ناک میں پانی چینا:** روزے کی حالت میں کھلی کرنے اور ناک میں پانی دینے میں کوئی حرج نہیں، البتہ ناک میں پانی دینے میں مبالغہ کرنا صحیح نہیں ہے، حالانکہ روزہ نہ ہونے کی صورت میں ایسا کرنا مستحب ہے۔ اسی طرح پیاس کی شدت کی وجہ سے بار بار کھلی کرنا بھی مناسب عمل نہیں کیونکہ اس سے پانی تعلق میں اترنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

❁ **سرمہ لگانا:** جمہور تابعین اور آئمہ کے نزدیک روزہ کی حالت میں سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میری آنکھ آرہی ہے اور میرا روزہ ہے، کیا میں سرمہ لگا سکتا ہوں؟ فرمایا، ہاں۔ (ترمذی)

❁ **فصد:** اکثر صحابہ اور آئمہ کے نزدیک روزہ کی حالت میں فصد کرنا (یا کسی دوسرے طریقے سے علاج کے طور پر جسم سے خون نکلوانا) جائز ہے۔ اسی طرح بیماری کی شدت میں نیکہ لگوانا بھی جائز ہے البتہ طاقت کا ٹیکہ یا گلوکوز لگوانے کی اجازت نہیں۔

❁ **بھول کر کھانے لینا:** بھول کر کھانی لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

❁ **احتلام:** اس پر اجماع ہے کہ اگر روزے دار کو دن میں احتلام ہو جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

❁ **جنابت کی حالت میں صبح کرنا:** جمہور صحابہ و تابعین اور آئمہ کے نزدیک روزہ دار کے لیے جنابت کی حالت میں صبح کرنا جائز ہے خواہ جنابت کی یہ حالت جماع کی وجہ سے ہو یا احتلام کی وجہ سے، خواہ روزہ فرض ہو یا نفل۔ (تہذیب ابن القیم) البتہ جلد از جلد غسل جنابت کر لینا مستحب ہے۔

روزے کے مَبطلات

جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے وہ دو طرح کی ہیں۔

۱۔ جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور صرف قضا (یعنی بعد میں ایک روزہ کے بدلہ ایک روزہ رکھنا) واجب ہوتا ہے۔

۲۔ جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا اور کفارہ (یعنی ایک غلام آزاد کرنا یا دو ماہ کے لگاتار روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا) دونوں واجب ہوتے ہیں۔

❁ **جماع:** اس پر قریب قریب اجماع ہے کہ جو شخص رمضان میں دن کے قریب جان بوجھ کر جماع کرے، اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اس پر قضا اور کفارہ دونوں واجب ہو جاتے ہیں۔

❁ **قے:** جو شخص روزے کی حالت میں قصداً قے کرے، اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے، لیکن اس کے ذمہ صرف قضا یعنی بعد میں ایک دن کے بدلے ایک دن روزہ رکھنا ضروری ہے، کفارہ ضروری نہیں۔ لیکن روزہ توڑنے کی نیت سے قے کرنے سے قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔

❁ **جان بوجھ کر کھانا پینا:** جان بوجھ کر کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ کھانے پینے سے رکے رہنا روزے کا ایک رکن ہے۔ امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک ایسے شخص پر قضا اور کفارہ دونوں واجب ہو جاتے ہیں۔ امام شافعی اور امام احمد حنبل کے نزدیک جان بوجھ کر کھانے پینے سے صرف قضا واجب ہے۔

❁ **روزہ توڑ لینے کی نیت کرنا:** اگر کوئی شخص روزے کی حالت میں نیت کر لے کہ میں نے روزہ توڑ لیا، تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا، اور اس کے ذمہ اس دن کی قضا ضروری ہوگی، کیونکہ نیت روزے کے لیے ضروری ہے جب نیت ختم ہو گئی تو روزہ بھی ختم ہو گیا۔ البتہ اگر روزہ توڑنے کی نیت کرنے کے بعد کچھ کھانی بھی لیا تو قضا اور کفارہ دونوں واجب ہو جاتے ہیں۔ کچھ فقہاء کے نزدیک اگر نیت آدھے دن سے پہلے ختم کر لی جائے تو (کچھ کھائے پینے بغیر) آدھے دن تک دوبارہ پھر نیت کی جاسکتی ہے۔

❁ **کوئی چیز نکل لینا:** اگر منہ کے ذریعے پیٹ میں کوئی چیز اتاری جائے، خواہ وہ غذا کے طور پر استعمال نہ ہوتی ہو تو اس سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس پر تقریباً تمام آئمہ کا اتفاق ہے۔

نوٹ: اس پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ جس شخص کا رمضان کا روزہ کسی وجہ سے ٹوٹ جائے، اس کے لیے رمضان کے احترام میں غروب آفتاب تک کھانے پینے سے رکے رہنا ضروری ہے۔